احباب جماعت کو تین خاص دعاؤں کی تحریک

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ /مارچ ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

آج پھر صبح سے مجھے شدید ضعف کی شکایت ہے۔ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور صحت سے رکھے۔ بعض ضروری اور اہم باتوں کی طرف میں نے توجہ دلانی تھی اس لئے میں نماز پڑھانے کے لئے آ گیا ہوں۔ مختصراً چند باتیں جماعت کے سامنے رکھوں گا۔

ہم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مخاطب کر کے یہ فرمایا ہے:-

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (ال عمران:۱۱۱) یعنی نوعِ انسان کے سب افراد کی بھلائی کے لئے، ان کی خیر خواہی کے لئے اور ان کی خدمت کے لئے تم پیدا کئے گئے ہو۔ یہ بات کہ ’’خیر‘‘ کے لفظ کو قرآن کریم کن معنوں میں استعمال کرتا ہے۔ خود قرآن کریم ہی میں ہمیں اس کی تفصیل ملتی ہے لیکن اس تفصیل کی طرف تو میں اس وقت توجہ نہیں دلا سکتا کیونکہ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ میں مثال کے طور پر ایک دو باتیں بتا دیتا ہوں۔

ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کو بھی خَیر کہا گیا ہے اور اپنے اعمال کو تقویٰ کی بنیادوں پر کھڑا کرنے کو بھی قرآن کریم نے خَیر کہا ہے۔ گویا ہر مسلمان کا جو رشتہ دوسرے مسلمان کے ساتھ ہو وہ دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھنے اور اس کے احکام کی بجا آوری میں ہونا

چاہیئے۔اس ضمن میں اور بہت سی باتیں ہیں تفصیل کی بھی اور اصول کی بھی جنہیں قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ بہر حال امت مسلمہ کو بنی نوع انسان کی خیر خواہی کے لئے ،ان کی بھلائی کے لئے اوران کی خدمت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

یہ جو بھلائی کرنے کا عمل ہے یہ مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔اصولی طور پر خیر پہنچانے کے متعلق احکام پر اس حد تک عمل کیا جا سکتا ہے جتنے کی توفیق ملے اور اس خیر اور اس بھلائی کی توفیق کے نتیجہ میں کسی ایک آدمی کو یا چند آدمیوں کو یا ایک محدود گروہ کو فائدہ پہنچ سکتا ہے کیونکہ اس سے زیادہ کی توفیق ہی نہیں ہوتی۔مثلاً کسی کا اپنے مال میں اپنے بھائی کو حصہ دار بنانا۔اب جتنا کسی کے پاس مال ہوگا اسی میں وہ دوسرے کو حصہ دار بنا سکتا ہے۔ جب ہجرت کے بعد مہاجرین اور انصار بھائی بھائی بنائے گئے تو انصار میں سے جس کے پاس جتنا مال تھا اس میں اپنے مہاجر بھائی کو برابر کا شریک کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ یہ ٹھیک ہے کسی کے پاس مال تھوڑا تھا اور کسی کے پاس زیادہ تھا لیکن جتنا جتنا تھا وہ کہتے تھے آؤ ہم نصف نصف کر لیتے ہیں لیکن لینے والوں نے کہا کہ ہمیں تمہارا مال لینے کی ضرورت نہیں۔بعض نے بڑی معمولی معمولی رقمیں قرض کے طور پر لے لیں انہوں نے کہا خدا تعالیٰ نے ہمیں صحت دی ہے، طاقت دی ہے، ہمت دی ہے اور پھر یہ بھی کہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى (بخاری کتاب الزکاۃ) دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہر حال اچھا ہے تو ہم کیوں نچلے درجے کو قبول کریں ہم محنت کر کے کھائیں گے بھی اور کوشش کریں گے کہ اپنے بھائیوں کی مالی لحاظ سے مدد بھی کریں۔غرض یہ مضمون بہت وسیع ہے اور یہ واقعات بڑے ایمان افروز ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی میں رونما ہوئے۔

میں بتا یہ رہا ہوں کہ مال میں شریک اپنے ضرورت مند بھائی کے لئے بھلائی کے سامان پیدا کرنا۔ یہ بھی خیر کا حصہ ہے لیکن محدود ہے۔ دنیا کے جو اموال ہیں اور دنیا کی جو طاقت ہے اور دنیا کے جو اوقات ہیں۔ یہ سارے محدود ہیں کیونکہ انسان کی زندگی محدود ہے لیکن خدا تعالیٰ کی طاقت غیر محدود ہے۔ وہ غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے۔اس لئے اس کی خیر کا عمل اپنی وسعت اور افادیت کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے اور غیر محدود ہے گویا ہر ایک بھلائی خدا سے

مانگنے سے تعلق رکھتی ہے۔

انسان دعا کے ذریعہ بھلائی کے سامان پیدا کرتا ہے اپنے معاشرہ میں اوراس زندگی میں جسے وہ اس جہان میں گزار رہا ہے۔ خدا چاہے تو دعا کا اثر ساری دنیا کے انسانوں پر پڑسکتا ہے۔ اللہ کے لئے تو یہ چیز آسان ہے اس کے سامنے تو کوئی چیز انہونی نہیں۔ پس اگر دعا قبول ہوجائے تو ساری دنیا کی بھلائی کے سامان پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس لئے آج میں پھر تاکید کے ساتھ جماعت کو دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے انسان کے لئے بھلائی کے سامان پیدا کرے، ایسی بھلائی کے سامان جو اس دنیا میں بھی اس کے لئے بھلائی کے سامان ہوں اور مرنے کے بعد بھی اس کے لئے بھلائی کے سامان ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو لوگ پہچاننے لگیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل کرنے کی وہ توفیق حاصل کریں۔

پھر دعا کریں دوست اپنے ملک کے لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر اور فساد سے اسے محفوظ رکھے اور اس کے استحکام کے سامان پیدا کرے۔

اور پھر تیسرے نمبر پر دوست یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور جماعت کے کسی فرد سے بھی یہ غلطی نہ ہو کہ وہ کسی قسم کے شر اور فساد میں ملوث ہو اور یہ بھول جائے کہ خدا نے اس کو کہا ہے کہ تجھے ہم نے نوعِ انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے۔ انہیں دکھ دینے، انہیں ستانے، انہیں تکلیف میں ڈالنے کیلئے پیدا نہیں کیا۔

پس ان تین دعاؤں کے کرنے کی طرف اس وقت میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں اس لئے اسی پر اَب مَیں اپنے مختصر سے خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۴؍مئی ۱۹۷۷ء صفحہ ۵، ۶)

۞۞۞